REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل

یوم پنجشنبہ ۱۳ صفر ۱۳۸۱ھ

فی پرچہ ایک آنہ سات پائی (سابقہ) ۱۰ نئے پیسے

شرح چندہ
سالانہ ۳۲ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

ربوہ

جلد ۵۰/۱۵ | ۲۷ وفا ۱۳۴۰ ہش | ۲۷ جولائی ۱۹۶۱ء | نمبر ۱۷۲

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

نخلہ ۲۵ جولائی بوقت ۱۱ بجے دن

کل بعد دوپہر حضور کو اعصابی بے چینی کی تکلیف ہوگئی۔ نیز گھبراہٹ بھی تھی۔ جو رات نو بجے تک رہی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔

امریکی حکومت ایشیا میں امن کیلئے پاکستان اور بھارت میں مصالحت کی ضرورت محسوس کرنے لگی ہے

صدر کینیڈی کشمیر میں اقوام متحدہ کے زیر نگرانی استصواب کے حامی ہیں۔ نیویارک ٹائمز کا انکشاف

واشنگٹن ۲۶ جولائی۔ اخبار نیویارک ٹائمز کی ایک خبر کے مطابق صدر مسٹر جان کینیڈی کشمیر میں اقوام متحدہ کے زیر نگرانی استصواب کے حامی ہیں۔ اخبار نے لکھا ہے کہ صدر ایوب اور صدر کینیڈی میں بات چیت کے دوران میں دونوں سیاستدانوں نے سب سے زیادہ توجہ تنازعہ کشمیر کی جانب دی۔

اخبار نے مزید لکھا ہے کہ صدر ایوب کے دورہ امریکہ سے پاکستان اور امریکہ کے درمیان دوستی کا رشتہ اور مضبوط ہوگیا ہے۔ امریکی حکومت ایشیا میں امن کے قیام کے مقصد کی خاطر پاکستان اور بھارت میں مصالحت کی ضرورت کو اب تسلیم کرنے لگی ہے۔ صدر پاکستان کی اپنے دورہ امریکہ کے دوران میں صاف گوئی سے اب لوگ اس مسئلہ کے بارے میں سوچنے لگے ہیں۔ لیکن اکثر ابھی یہ فیصلہ نہیں کر پائے ہیں کہ امریکی حکومت کو اس سلسلہ میں کیا اقدامات کرنے چاہئیں۔ ری پبلکن اور ڈیموکریٹ دونوں پارٹیوں کے ارکان کانگرس نے یہ بات تسلیم کی ہے۔ کہ جنوبی ایشیا کے دفاع کے لئے پاکستان اور بھارت کا اشتراک عمل ضروری ہے۔ ڈیموکریٹ سینیٹروں میں سب سے زیادہ با اثر اور سینیٹ کی تعلقات خارجہ کمیٹی کے چیئرمین سینیٹر فلبرائٹ نے کہا ہے کہ میرے خیال میں جنوبی ایشیا کی سلامتی کا انحصار بھارت اور پاکستان کے اشتراک پر ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ پاکستان بھارت اور جاپان جیسے ملک باہمی اشتراک سے کام کریں۔ یہ اشتراک سلامتی کے لئے ایک زبردست قوت ثابت ہوگا۔ جب آپ سے یہ دریافت کیا گیا۔ کہ امریکہ اس سلسلہ میں کیا کرے گا۔ تو سینیٹر فلبرائٹ نے کہا کہ میں فی الوقت کوئی خاص تجویز پیش نہیں کر سکتا۔ لیکن اس سلسلہ میں کسی قسم کا سمجھوتہ بہت ضروری ہے۔ آپ نے کہا امریکہ حق خود ارادیت کے اصول کا حامی ہے۔ اور یہ اصول اس مسئلہ کے حل میں کافی ممد ثابت ہو سکتا ہے۔ امریکہ دونوں ملکوں کو مشورہ دینے کے لئے ہر وقت تیار ہے۔ اس موضوع پر مزید سوالات کے جواب میں صدر کینیڈی کے سینیٹ وزارت سینیٹر فلبرائٹ نے کہا میرے خیال میں صدر ایوب اور پنڈت نہرو میں براہ راست بات چیت مفید ثابت ہوگی۔

مغربی پاکستان کے دریاؤں میں اوسط درجہ کا سیلاب

بالائی علاقوں میں بارش کے باعث راوی اور چناب کی سطح میں اضافے کی توقع

لاہور ۲۶ جولائی۔ مغربی پاکستان کے تمام دریاؤں میں معمولی اور اوسط درجہ کا سیلاب آیا ہوا ہے۔ دریائے سندھ میں سیلاب کی شدت میں مزید اضافہ ہوگیا ہے۔ اور گزشتہ ۲۴ گھنٹے کی بدت میں اٹک کے مقام پر سندھ کے اخراج میں ۴۱ ہزار، سکھر کے مقام پر ۳۱ ہزار اور کوٹری کے مقام پر ۳۶ ہزار کیوسک کا اضافہ ہوگیا ہے۔

حسینی والا کی ایک اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ اس مقام پر دریائے ستلج میں اوسط درجہ کا سیلاب ہے۔ اور یہاں پانی کا اخراج ۱½ لاکھ کیوسک تھا۔ اس اطلاع میں بتایا گیا تھا کہ حسینی والا کے مقام پر سیلاب اور بڑھ رہا ہے۔ البتہ دوسرے مقامات پر دریا معمولی درجہ کے سیلاب کی حالت میں تھا۔ اگرچہ راوی اور چناب میں دریا کی سطح کم ہوگئی ہے۔ اس کے باوجود ڈسٹرکٹ افسروں کو مستعد رہنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ کیونکہ مقبوضہ کشمیر کے بالائی علاقوں میں بارش کے باعث دونوں دریاؤں کی سطح میں اضافہ کی توقع ہے۔

٭ نارول ہے اور نبض کی حالت نبض کی رفتار اور بلڈ پریشر کو معمول پر لانے کی کوشش کی جا رہی ہے٭

یوری گاگرین کیوبا پہنچ گئے

کی ویسٹ (فلوریڈا) ۲۶ جولائی۔ روس کا پہلا خلائی مسافر یوری گاگرین کل ایک روسی طیارہ پر ہوانا پہنچ گیا۔ ہوائی اڈے پر مسٹر گاگرین کے استقبال کے لئے کیوبا کے وزیر اعظم فیڈل کاسترو اور سفارتی نمائندے موجود تھے۔ کیوبا میں آج فیڈل کاسترو کی انقلابی مہم کی آٹھویں سالگرہ منائی جا رہی ہے۔ اس موقعہ پر سترہ ہزار کھلاڑیوں کا ایک جلوس نکالا جائے گا جس کی قیادت یوری گاگرین کریں گے۔

امریکی سینیٹر پاکستان آئیں گے

واشنگٹن ۲۶ جولائی۔ امریکی سینیٹ کے ایک ذریعہ نے یہاں بتایا ہے کہ دو امریکی سینیٹر موسم سرما کے آغاز میں پاکستان کا دورہ کریں گے۔ ان میں دو ری پبلکن اور دو ڈیموکریٹ ہیں۔ ان میں سے ایک ری پبلکن پارٹی کی پالیسی تیار کرنے والی کمیٹی کے چیئرمین ہیں۔

اجباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو جلد شفائے کامل عطا فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ کام والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں

ربوہ ۲۶ جولائی۔ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس قریباً ۱½ ماہ تک متعدد جماعتوں کا دورہ کرنے کے بعد کل شام ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ آپ نے اس دوران میں جہلم، راولپنڈی، مری، ایبٹ آباد، پشاور، نوشہرہ اور بعض دیگر مقامات میں مقیم رہ کر وہاں کی احمدیہ جماعتوں میں متعدد تربیتی اور علمی لیکچر دیئے۔

مشرقی دریاؤں کی سطح پست

ڈھاکہ ۲۶ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ مشرقی پاکستان کے تمام دریاؤں میں پانی کی سطح بہت کم ہوگئی ہے۔ صوبہ کے نو دریاؤں میں چند دن پہلے شدید سیلاب آگیا تھا۔ لیکن اب تمام دریاؤں میں پانی کی سطح ۳ سے ۵ فٹ تک کم ہوگئی ہے۔

بھارت کے قائم مقام صدر

نئی دہلی ۲۶ جولائی۔ بھارت کے نائب صدر ڈاکٹر رادھا کرشنن نے مسٹر راجندر پرشاد کی علالت کے پیش نظر قائم مقام صدر کے عہدے کا حلف اٹھا لیا ہے۔ صدر راجندر پرشاد کی صحت کے بارے میں کل ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ اب ان کی حالت بہتر ہے۔ [illegible]

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ جولائی ۱۹۶۱ء

منعم علیہ گروہ

ایک دینی عالم سے کسی نے ایک سوال کیا ہے۔ ہم سوال اور اس کا جواب جو آپ نے دیا ذیل میں درج کرتے ہیں۔

"سوال:۔ قرآن کریم کی ایک آیت میں آیا ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ اور رسولؐ کی اطاعت کریں گے وہ نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور صالحین کے ساتھ ہوں گے اب صدیق، شہید اور صالح تو امت میں ہوتے رہتے ہیں مگر انبیاء کیوں نہیں ہوتے۔ بعض لوگ اس سے اجرائے نبوت کا مفہوم لیتے ہیں؟

جواب:۔ اس آیت میں جو بات کہی گئی ہے اس کا یہ مطلب جو خدا و رسولؐ کی اطاعت کرے گا وہ یا نبی ہوگا یا صدیق یا شہید اس قسم کی بات تو کوئی جاہل ہی کہہ سکتا ہے جو بات کہی گئی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ خدا و رسول کی اطاعت کی راہ پر چلنے والے ایک گروہ ہیں۔ ان میں انبیاء بھی ہیں۔ اور دوسرے بھی۔ یہ مطلب نہیں کہ کوئی نبی ہوگا یا صدیق یا شہید وغیرہ بلکہ یہ ہے کہ وہ فرعونوں، نمرودوں کے گروہ میں نہیں بلکہ انبیاء وغیرہ کے گروہ میں ہوگا۔"

مسئول تو خیر اپنے جواب سے مطمئن ہی ہوں گے مگر معلوم نہیں سائل بھی مطمئن ہوا یا نہیں۔ جہاں تک حقیقت کا تعلق ہے ہمیں تو سوال اور جواب میں کوئی فرق نظر نہیں آتا صرف الفاظ اور اور انداز بیان کا ہیر پھیر ہے۔ سائل نے پوچھا تھا کہ بعض لوگ اس آیہ کریمہ سے نبوت کا مفہوم لیتے ہیں اس کے جواب میں مسئول نے ایسا مفہوم لینے والوں کو پہلے تو جھٹ ایک عالمانہ گالی سے نوازا ہے یعنی "اس قسم کی بات تو کوئی جاہل ہی کہہ سکتا ہے" گالی کی دلیل مخالف کو چپ کرانے کے لحاظ سے تو بڑی قاطع ہوتی ہے شریف آدمی خود بخود خاموش ہو جاتا ہے کہ اگر بولا اور ٹوکا تو گالی کا مورد ٹھہریگا اس لئے وہ بیچارا بس ہکا بکا ہو کر خاموش ہی رہ جاتا ہے۔ کہ اتنے بڑے عالم سے کون الجھے۔

خیر اس قسم کی دلیل دینا تو ان عالم صاحب کا خاص امتیاز ہے۔ ہم اس کو چھوڑ کر آپ کی تشریح کو لیتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ آپ نے سوال پر غور ہی نہیں فرمایا بس چونکہ اجرائے نبوت کا لفظ آگیا ہے آپ نے فوراً جو مونہہ میں آیا فرما دیا۔ ورنہ ہمارا یقین ہے کہ آج تک کسی نے بھی یہ نہیں کہا کہ ہر وہ شخص جو خدا و رسول کی اطاعت کرے گا وہ نبی ہوگا۔ یا صدیق یا شہید وغیرہ اور نہ سائل کے سوال سے ہی یہ پیدا ہوتا ہے۔ سائل نے تو صرف یہ کہا تھا کہ اس آیہ کریمہ سے بعض لوگ اجرائے نبوت کا مفہوم لیتے ہیں۔ ہم نہیں سمجھتے کہ اس کے جواب میں یہ کہنا کہ

"خدا و رسول کی اطاعت کی راہ پر چلنے والے ایک گروہ ہیں۔ ان میں انبیاء بھی ہیں اور دوسرے بھی یہ مطلب نہیں کہ کوئی نبی ہوگا یا صدیق یا شہید بلکہ یہ ہے کہ وہ فرعونوں، نمرودوں کے گروہ میں نہیں بلکہ انبیاء وغیرہ کے گروہ میں ہوگا۔"

اجرائے نبوت کے معنی یہ ہیں کہ انبیاء آتے رہیں گے یعنی یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جو آج کل ایک خاص نقطۂ نگاہ سے اس تشریح کو تسلیم کرتے ہیں وہ احمدی ہیں اور ان کا عقیدہ یہ ہے کہ اس آیہ کریمہ سے امتی نبوت کے اجراء پر دلالت ہوتی ہے۔ اگر لفظ اجرائے کے معنی کو پیش نظر رکھا جائے تو سائل کا مطلب یہ تھا کہ بعض لوگ اس آیہ کریمہ سے یہ مفہوم لیتے ہیں کہ جس طرح نمرودوں اور فرعونوں کے گروہ میں نمرودی اور فرعونی لیڈروں کا سلسلہ جاری ہے۔ کیا اسی طرح منعم علیہ گروہ کے لیڈروں یعنی انبیاء، صدیقوں شہیدوں اور صالحین کا بھی سلسلہ جاری ہے مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں جو فرعون تھا یا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت میں جو نمرود تھا وہ فرعون اور نمرود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت موجود نہیں تھے بلکہ اس گروہ کے لیڈر جن کو ہم نمرود اور فرعون کہہ سکتے ہیں موجود تھے۔ جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مقابلہ کیا۔ اسی طرح سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وقت میں بھی جو نمرود اور فرعون تھے وہ اور تھے۔ اور آج جو نمرود اور فرعون ہیں وہ وہ نہیں ہیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام یا حضرت موسیٰ علیہ السلام یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام یا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عہد میں تھے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب ہر زمانہ میں ایک گروہ کے لیڈر تو کثرت اور بہتات سے پیدا ہوتے رہے ہیں۔ اور ان کے مقابلہ کے لئے انبیاء علیہم السلام۔ صدیق۔ شہید اور صالحین پیدا ہوتے رہے ہیں تو آج یہ منعم علیہ گروہ ایسے لیڈر سے کیوں محروم ہوں سائل کے سوال کا مطلب یہ تھا کہ جب اسکے جواب میں یہ کہا جائے گا کہ صدیق شہید اور صالحین پیدا ہوتے رہیں گے تو کیا وجہ ہے کہ نبی پیدا نہ ہوں۔

خود ان عالم صاحب نے اپنی تصنیف تجدید و احیائے دین میں الامام المہدی کی آمد کی یہی دلیل دی ہے کہ جب نمرود و فرعون پیدا ہو رہے ہیں تو الامام المہدی کی آمد کس طرح مستبعد ہے۔ سوال یہ ہے کہ جب اس آیہ کریمہ میں یہ فرمایا گیا ہے کہ خدا و رسول کی اطاعت کرنے والے نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور صالحین کے گروہ میں ہوں گے تو اس سے یہ استدلال کرنا کہ اس گروہ کی لیڈر شپ صرف صدیقوں اور شہیدوں اور صالحین تک ہی کیوں محدود ہو گیا اس آیہ کریمہ سے واضح نہیں ہوتا ہے اس گروہ کے راہنما انبیاء بھی ہوں گے؟ اور جب تک نمرودوں اور فرعونوں کا اجراء قائم ہے۔ اس وقت تک منعم علیہ گروہ کے رہنماؤں کا اجرا بھی قائم رہے گا۔ اور یہاں کوئی ایسا قرینہ نہیں جس سے انبیاء کو مستثناء قرار دیا جائے۔

سو ان دینی عالم نے انبیاء وغیرہ اور نمرودوں فرعونوں کے متضاد گروہوں کی طرف اشارہ کر کے سوال کو حل نہیں کیا بلکہ ایک طرح سے ان بعض لوگوں کی تائید ہی فرمائی ہے جو اس سے اجرائے نبوت کا مفہوم لیتے ہیں۔ کیونکہ اس آیہ کریمہ کا یہ مطلب تو ہو نہیں سکتا کہ خدا و رسول کی اطاعت کرنے والوں میں سے کوئی نبی یا صدیق یا شہید یا صالح ہو ہی نہیں سکتا بلکہ صرف ان کے گروہ میں سے ہو سکتا ہے ظاہر ہے کہ خدا و رسول کی اطاعت کرنے والوں ہی کے گروہ میں ان کے لیڈر یعنی نبی وغیرہ بھی شامل ہیں جس طرح نمرودوں اور فرعونوں کے گروہ میں نمرود اور فرعون بھی شامل ہیں۔ لہٰذا اس آیہ کریمہ سے امتی نبوت کا استدلال صحیح ہے اور جو لوگ کہتے ہیں کہ امتی نبی نہیں ہو سکتا اور نبی امتی نہیں ہو سکتا ان کا خیال نص صریح کے خلاف ہے۔

درخواست دعا

میرے حقیقی ماموں مکرم شیخ محمد عبداللہ صاحب محلہ دارالبرکات ربوہ ایک عرصہ سے بعارضہ دمہ بیمار ہیں آج کل دمہ کا ان کو شدید دورہ ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود۔ صحابہ حضرت مسیح موعودؑ درویشان قادیان اور احباب جماعت کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(شیخ نور الحق محلہ دارالبرکات ربوہ)

امتحان کتاب "راہ ایمان"

احمدی بچوں کی ابتدائی دینی تعلیم کے لئے شعبہ ناصرات الاحمدیہ کے زیر اہتمام کتاب "راہ ایمان" بطور نصاب تیار کی گئی ہے۔ اس لئے ہر احمدی لڑکی کے لئے اس کا مطالعہ ضروری ہے۔ اس کا امتحان اگست ۶۱ء کے آخری ہفتہ میں ہوگا۔ انشاء اللہ۔

بہت سی لجنات نے کتاب منگوا لی ہے جن لجنات نے ابھی نہیں منگوائی وہ جلد لکھیں تاکہ کتاب امتحان سے پہلے پہنچ جائے اور بچیاں اچھی طرح تیاری کر سکیں۔ نیز لجنات اماء اللہ اطلاع دیں کہ ان کی کتنی لڑکیاں امتحان میں شریک ہوں گی۔

(جنرل سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

وہی ایمان انعام کا مستحق ہوتا ہے

جو کسی جدوجہد اور قربانی کے بعد حاصل ہو

فرمودہ ۷ ؍ اپریل ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے:

فرمایا:۔

کل کی مجلس میں ایک دوست نے

قرآن کریم کی ایک آیت

کے متعلق سوال کیا تھا۔ مگر چونکہ عشاء کی نماز کا وقت ہو جانے کی وجہ سے موقعہ نہ تھا۔ اس لئے جواب نہ دیا جا سکا۔ انہوں نے قرآن کریم کی یہ آیت پیش کی تھی کہ

ولو شئنا لاٰتینا کل نفسٍ ھُدٰنھا ولٰکن حق القول منی لاملئن جہنم من الجنۃ والناس اجمعین

(سورۃ سجدہ آیت ۱۴)

یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر ہم چاہتے تو ساری دنیا کو ہدایت دے سکتے تھے۔ مگر ہماری یہ بات پوری ہونی تھی کہ ہم جنوں اور انسانوں سے دوزخ کو بھر دیں گے۔ اور چونکہ ہماری اس بات نے پورا ہونا تھا اس لئے ہم نے ان کو ہدایت نہ دی۔ یہ تھا

اس آیت کا مفہوم

جو سوال کرنے والے دوست نے سمجھا۔ میرا خیال ہے کہ ان کو یہ غلط فہمی اس لئے ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اجمعین فرما کر یہ کیوں کہا ہے کہ میں سب کو دوزخ میں ڈالوں گا۔ اسی طرح ایک وجہ ان کی غلط فہمی کی یہ بھی ہو سکتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے یہ کیوں کہا کہ اگر میں چاہتا تو سب کو ہدایت بخشتا۔ گویا انہوں نے اس آیت کا مفہوم یہ لیا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کو ہدایت دینا ہی نہ چاہتا تھا۔

اس کے متعلق یاد رکھنا چاہئیے

کہ قرآن کریم کے ان الفاظ کا ہرگز یہ مفہوم نہیں جو لفظی ترجمہ پڑھنے والے لوگ سمجھ لیا کرتے ہیں۔ بلکہ یہ آیت ان لوگوں کے متعلق ہے جن کو بعد از موت جہنم کی سزا مل چکی ہوگی۔ اس آیت میں اس دنیا کے متعلق کچھ ذکر نہیں۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے

کہ مرنے کے بعد جو لوگ دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔ وہ جزا و سزا سے پوری طرح واقف ہونے اور اپنی آنکھوں سے دیکھ لینے کے بعد کہ ہم نے اپنی کوتاہ اندیشی سے جن باتوں کی تکذیب کی تھی۔ ان میں ہم ہی غلطی پر تھے خدا تعالیٰ کے حضور عرض کریں گے۔ کہ اے خدا ہم نے اپنی بدبختی سے جو کچھ کیا وہ ناسمجھی اور ناعاقبت اندیشی سے کیا۔ اگر اب ہمیں واپس دنیا میں بھیج کر موقعہ دیا جائے۔ تو ہم کبھی تیری نافرمانی نہ کریں گے۔ کبھی تیری تکذیب نہ کریں گے۔ کبھی کسی گناہ کا ارتکاب نہ کریں گے اور

ہم وعدہ کرتے ہیں

کہ ہم تیرے احکام پر پوری طرح عمل پیرا ہوں گے

اللہ تعالیٰ اس کے جواب میں فرمائے گا کہ اب تو تم نے اپنی آنکھوں سے سب کچھ دیکھ لیا ہے۔ اب اگر تم کوئی نیکی کرنا چاہو تو اس کا ثواب اور انعام تمہیں نہیں مل سکتا۔ کیونکہ ثواب اور انعام تو تب ہوتا۔ جب تم ایسی حالت میں ایمان لاتے۔ جبکہ یہ سب چیزیں تمہاری نظروں سے اوجھل تھیں۔ یہ مضمون ہے جو اس آیت میں بیان ہوا ہے۔ اور

اس کا یہ مطلب ہے

کہ انعام اس حالت میں ملتا ہے۔ جب خیر اور شر دونوں کا انجام مخفی ہو۔ جو چیز قطعی ظاہر ہو اس پر ایمان لانے سے انعام نہیں مل سکتا۔ مثلاً سورج ظاہر والی چیز ہے۔ اور اس کا وجود قطعی ظاہر ہے۔ اب اگر کوئی شخص ہم پر یہ اعتراض کر دے کہ تم کو محمد رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لانے سے انعام ملے گا۔ تو ہمیں سورج پر ایمان لانے سے کیوں انعام نہیں ملے گا؟ تو ہم اس کے جواب میں کہیں گے کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی صداقت چونکہ جستجو جدوجہد اور قربانی کے نتیجہ میں معلوم ہوتی ہے۔ اس لئے اس کا انعام ملے گا مگر سورج پر ایمان لانے کے لئے چونکہ جستجو جدوجہد اور

قربانی کی ضرورت

نہیں ہے۔ اور اس کی حقیقت کلی طور پر ظاہر ہے اس لئے سورج پر ایمان لانے سے انعام نہیں مل سکتا۔ اس کا اگر کوئی شخص یہ جواب دے کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے زمانہ میں تو آپؐ کے ماننے والوں کو جدوجہد اور قربانیاں کرنی پڑیں اور سینکڑوں مرتبہ ان کو مصائب سے دوچار ہونا پڑا۔ وہ تو انعام کے مستحق سمجھے جا سکتے ہیں۔ مگر آپؐ کے بعد والوں کو کیا قربانیاں کرنی پڑیں۔ مثلاً ایک شخص جو مسلمان ماں باپ کے گھر میں پیدا ہوتا ہے۔ اور اسی ماحول میں رہنے کی وجہ سے اسلامی تربیت پا کر مسلمان کہلاتا ہے۔ اسے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لانے کے لئے چونکہ کوئی قربانی نہیں کرنی پڑتی اس لئے ایسے مسلمان کو محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لانے کا انعام نہیں ملنا چاہئیے ہم کہیں گے بے شک یہ بات درست ہے کہ ایسے شخص کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان لانے کے لئے کوئی قربانی نہیں کرنی پڑتی۔ لیکن اس کو اپنے ایمان کے قائم رکھنے کے لئے ضرور قربانی کرنی پڑتی ہے۔ صحابہؓ کو ایمان لانے کے لئے قربانیاں کرنی پڑیں۔ اور جو شخص مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہوتا ہے۔ اس کو اپنے ایمان کے قائم رکھنے کے لئے

بڑی جدوجہد کی ضرورت

ہوتی ہے کیونکہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہر سچائی کے بارے میں اس کے دل میں "کیوں" پیدا ہوتا ہے۔ اور اس کو نماز روزہ حج اور زکوٰۃ کے تمام پہلوؤں اور ان کی فضیلتوں پر غور کرنا پڑتا ہے۔

صحابہؓ کا ایمان

علی وجہ البصیرت تھا اور ان کو اس امر کی تحقیقات کی ضرورت نہ تھی کہ آپ کیوں سچے ہیں۔ ہیرے شیر روڑے خان صاحبؓ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے انہوں نے ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ کبھی کپور تھلہ تشریف لائیں۔

کلماتِ طیّبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ایمانی جدوجہد کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے انعامات

"ایمان بڑی دولت ہے اور ایمان اس بات کو کہتے ہیں کہ اس حالت میں مان لیا جاوے جبکہ علم ابھی کمال کے درجہ تک نہ پہنچا ہو۔ اور ابھی شکوک اور شبہات سے ایک جنگ شروع ہو۔ پس اسی حالت میں جو شخص تصدیق لسانی سے کام لیتا ہے وہ مومن ہے اور حضرت احدیت میں اس کا نام راستباز اور صادق رکھا جاتا ہے۔ اور اس کے اس فعل پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے موہبت کے طور پر معرفت تامہ کے مراتب اس پر کھولے جاتے ہیں اور اصل بہشت اسی ایمان سے شروع ہوتا ہے۔ چنانچہ قرآن شریف نے جس بہشت کا تذکرہ فرمایا ہے۔ وہاں پہلے ایمان کا تذکرہ کیا ہے۔ اور پھر اعمال صالحہ کا اور ایمان اور اعمال صالحہ کی جزاء

جنّٰت تجری من تحتہا الانہار

کہا ہے یعنی ایمان کی جزا جنت اور اس جنت کو ہمیشہ سرسبز رکھنے کے لئے چونکہ نہروں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے وہ نہریں اعمال صالحہ کا نتیجہ ہیں۔ اور اصل حقیقت یہی ہے ....

.... کہ وہ اعمال صالحہ اس دوسرے جہان میں انہار جاریہ کے رنگ میں متمثل ہو جائیں گے۔"

(ملفوظات جلد دوم صہ ۳۸۶)

آپ نے وعدہ فرمایا کہ اچھا میں کبھی آجاؤں گا چنانچہ آپ ایک دفعہ لدھیانہ یا جالندھر کے سفر پر تشریف لے گئے تو وہاں سے آپ منشی روڑے خاں صاحبؓ کی درخواست کے مطابق کپورتھلہ بھی تشریف لے گئے۔ مگر آپ نے اپنے آنے کے متعلق کوئی اطلاع نہ دی۔ کپورتھلہ کے ایک سخت معاند شخص نے آپ کو ٹانگے پر بیٹھے دیکھا تو وہ کسی دوسرے ٹانگہ پر آپ سے پیشتر پہنچ گیا اور منشی روڑے خاں صاحبؓ کو جاکر بتایا کہ آپ کے مرزا صاحب آ رہے ہیں۔ یہ سنتا تھا کہ منشی صاحبؓ وہاں سے دوڑ پڑے مگر

رستے میں خیال آیا

کہ جس شخص نے مجھے اطلاع دی ہے وہ چونکہ سلسلہ کا سخت دشمن ہے اس لئے ممکن ہے اس نے جھوٹ بولا ہو اس لئے واپس لوٹ آئے۔ اور اس شخص سے کہا تم نے جھوٹ بولا ہے وہ کہنے لگا میں نے جھوٹ نہیں بولا واقعی آپ کے مرزا صاحب آ رہے ہیں۔ یہ سن کر منشی صاحبؓ پھر دوڑ پڑے مگر تھوڑی دور جاکر جب انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نظر نہ آئے تو پھر واپس لوٹے اور اس شخص کو سخت سست کہنا شروع کر دیا اس نے کہا آپ یقین جانیں میں نے جھوٹ ہرگز نہیں بولا واقعی مرزا صاحب آ رہے ہیں شاید ان کو رستے میں دیر ہو گئی ہو گی۔ یہ سن کر وہ پھر دوڑ پڑے۔ تھوڑی دور گئے ہوں گے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سامنے سے آتے ہوئے نظر آ گئے۔ پس وہ لوگ جنہوں نے

مامور کی صحبت

اختیار کی ہوتی ہے ان کو چونکہ شرح صدر ہوتا ہے اس لئے انہیں مامور کے ساتھ عشق کی سی کیفیت ہوتی ہے۔ ایک دفعہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے کہیں تقریر کی۔ منشی صاحبؓ نے بھی وہ تقریر سنی۔ اس تقریر میں چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جماعت احمدیہ کے خلاف بہت کچھ کہا گیا تھا۔ اس لئے تقریر کے ختم ہونے پر کسی شخص نے منشی صاحبؓ سے پوچھا بتائیے اب کیا ارادہ ہے۔ انہوں نے کہا۔ بھئی ہم نے مرزا صاحب کی شکل دیکھی ہوئی ہے اور وہ شکل جھوٹوں والی ہرگز نہیں تھی۔ غرض ایک شخص جو سوجاکھا ہے وہ تو سورج کو دیکھ کر کہتا ہے کہ سورج ہے تو اس کو اچھا ہے پر کوئی انعام نہیں دے سکتا لیکن ایک دوسرا شخص جو اندھا ہو وہ اگر سورج پر ایمان لائے اور ایک بڑی مدت تک لوگوں سے مثالیں سننے کے بعد کہے کہ سورج ہے تو وہ ضرور انعام کا مستحق ہو گا۔ غرض

ایمان ہی انعام کا مستحق ہوتا ہے

جو کسی جدوجہد یا قربانی کے بعد حاصل ہو اور محمد رسول اللہ صلعم کو آپ کے زمانہ میں ماننا یا اب ماننا موجب انعام کا مستحق ہے۔ کیونکہ صحابہؓ کو ایمان لانے کے لئے قربانیاں کرنی پڑیں۔ اور بعد میں آنے والوں کو ایمان قائم رکھنے کے لئے قربانیاں کرنی پڑیں۔ صحابہؓ نماز کو اس لئے خدا کا حکم سمجھتے تھے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سچے ہیں۔ روزے کو اس لئے خدا کا حکم سمجھتے تھے کہ محمد رسول اللہ صلعم سچے ہیں۔ حج اور زکوٰۃ کو اس لئے خدا کا حکم سمجھتے تھے کہ محمد رسول اللہ صلعم سچے ہیں مگر

نسلی مسلمان

محمد رسول اللہ صلعم کو اس لئے سچا سمجھتے ہیں کہ نماز کا حکم جو آپ نے دیا وہ اپنے اندر لاتعداد حکمتیں رکھتا ہے۔ اسی طرح روزہ اور حج کے احکام روحانی حکمتوں سے پُر ہیں آج کے مسلمان کو اگر کوئی شخص پوچھے کہ تم محمد رسول اللہ صلعم کو کیوں اچھا سمجھتے ہو؟ تو وہ یہی کہے گا کہ دیکھو محمد رسول اللہ صلعم کے احکام کیسے اعلیٰ ہیں۔ مگر صحابہؓ سے جب یہی سوال کیا جاتا تھا تو وہ کہتے تھے محمد رسول اللہ اس لئے سچے ہیں کہ ہم شروع سے دیکھ رہے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جیسا سچا آدمی اور کوئی نہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو جب پہلی دفعہ وحی ہوئی اور آپ نے لوگوں کو بتایا۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ان کی ایک لونڈی نے طنزاً کہا۔ تمہارا دوست محمدؐ (صلے اللہ علیہ وسلم) نعوذ باللہ پاگل ہو گیا ہے۔ ان کو یہ سن کر سخت تعجب ہوا۔ انہوں نے لونڈی سے پوچھا تمہیں کیسے یہ بات معلوم ہوئی۔ وہ کہنے لگی وہ آج پاگلوں کی سی باتیں کرتا ہے وہ کہتا ہے مجھ پر خدا کے فرشتے اترتے ہیں اور خدا تعالےٰ مجھ سے ہمکلام ہوتا ہے۔ اتنا سننا تھا کہ حضرت ابوبکرؓ اپنی چادر اٹھا کر نہایت تیزی سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے۔ آپؐ نے پوچھا ابوبکرؓ! کیسے آئے؟ انہوں نے عرض کیا میں نے آپ کے متعلق ایک بات سنی ہے کیا یہ سچ ہے کہ آپؐ کہتے ہیں مجھ پر

خدا تعالےٰ کے فرشتے اترتے ہیں

اس کے جواب آپؐ نے فرمایا بات یہ ہے کہ... ...حضرت ابوبکرؓ چونکہ جلد از جلد یہ بات معلوم کرنا چاہتے تھے اس لئے درمیان میں بول اٹھے۔ آپ صرف یہ بتائیں کہ کیا آپ سے فرشتے باتیں کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا ہاں یہ سنتے ہی حضرت ابوبکرؓ بول اٹھے یا رسول اللہ

میں آپ پر ایمان لایا۔ پھر انہوں نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ دلیلیں دے کر میرا ایمان کمزور کرنا چاہتے تھے۔ غرض صحابہؓ کی مثال اس شخص کی سی تھی جو خود میٹھے چشمہ پر پہنچتا ہے اور اس پانی کے چشمہ سے سیراب ہوتا ہے اور میٹھے پانی سے حظ اٹھاتا ہے اور

دوسرے لوگوں کی مثال

ایسے شخص کی سی ہے جو پانی تو اسی کا پیتا ہے۔ مگر اس نے خود اپنی آنکھوں سے اس چشمہ کو نہیں دیکھا ہوتا اور وہ اس کے میٹھے پانی کو پی کر کہتا ہے کہ واقعی چشمہ اچھا ہے۔ پس صحابہؓ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی جزئیات کو دیکھا تھا اور بعد میں آنے والوں نے جزئیات کو نہیں دیکھا۔ البتہ بالواسطہ اس چشمہ سے سیراب ہوئے۔ غرض صحابہؓ نے قربانیاں کی تھیں ایمان لانے کے لئے اور بعد میں آنے والے مسلمانوں کو قربانیاں کرنی پڑتی ہیں۔ ایمان کو قائم رکھنے کے لئے۔ پس اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں بیان فرمایا ہے کہ جب دوزخیوں کو جہنم میں ڈالا جائے گا۔ تو وہ اس کے عذاب کو برداشت نہ کرتے ہوئے خدا تعالےٰ سے کہیں گے۔ اے خدا ہمیں

پھر ایک دفعہ موقعہ دیا جائے

اور دنیا میں واپس بھیجا جائے۔ ہم تیرے انبیاء پر ایمان لائیں گے اور نیک کام کریں گے۔ اللہ تعالےٰ اس کے جواب میں کہے گا کہ اب تمہارا واپس جاکر ایمان لانا اور نیک کام کرنا انعام نہیں دلا سکتا۔ کیونکہ تم نے یہاں اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ تم جن انبیاء کی تکذیب کرتے تھے اور ان سے استہزاء سے پیش آتے تھے۔ وہ جنت میں آرام کر رہے ہیں اور تم بد اعمالیوں کی وجہ سے دوزخ کے سزاوار ہو چکے ہو۔ اب یہ ایمان تمہارا نہیں بلکہ ہمارا ہے

اب اگر تم ایمان لاؤ گے اور شر سے بچو گے تو اس میں تمہاری کسی جدوجہد اور قربانی کا دخل نہیں ہوگا اس لئے تم کسی انعام کے مستحق بھی نہ ٹھہرو گے۔ اب تمہارا ایمان ہمارا دیا ہوا ہے۔ تمہاری اپنی کوشش سے حاصل کیا ہوا نہیں۔ اور اگر ہمارے دیئے ہوئے ایمان سے کام بن جاتا تو تمہیں دوزخ میں ہی کیوں ڈالا جاتا۔ اس جگہ

ایک اور شُبہ

پیدا ہو سکتا ہے اور وہ یہ کہ کسی کو جبراً ہدایت نہ دینے کی دو وجوہ ہوتی ہیں۔ اوّل یہ کہ انسان اس کے نتیجہ میں انعامات کے حصول سے محروم نہ رہ جائے۔ دوسرے یہ کہ ہدایت اور گمراہی کو برابر سمجھا جائے یعنی اللہ تعالےٰ کو اس بات کی پرواہ نہ ہو کہ کوئی مومن بنتا ہے یا کافر اس لئے اس نے جبری ہدایت نہیں دی۔ اس شبہ کا ازالہ کرنے کے لئے فرماتا ہے کہ اگر یہی بات ہوتی تو ہم تمہیں سزا ہی کیوں دیتے۔ ہمارا سزا دینا بتاتا ہے کہ ہمارے دل میں خواہش تھی کہ تم ہدایت حاصل کرتے۔ لیکن افسوس کہ تم نے اس کے لئے کوئی کوشش اور قربانی نہ کی۔ باقی رہا اجمعین کے لفظ کے متعلق شبہ۔ سو یاد رکھنا چاہئے کہ اجمعین کے لفظ سے مراد جن وانس یا بالفاظ دیگر سارے انسان ہیں قرآن کریم میں

جنّ سے مراد

بڑے انسان ہوتے ہیں۔ پس فرماتا ہے کہ ادنیٰ اور اعلیٰ ہر قسم کے انسانوں میں سے جس نے بھی دنیا میں اپنی جدوجہد سے ایمان حاصل نہ کیا اسے ہم جہنم میں ڈالیں گے۔

قابل توجہ سیکریٹریان اصلاح وارشاد

نظارت اصلاح وارشاد کے نمائندے تمام جماعتوں میں موجود ہونے ضروری ہیں۔ اگر کسی جماعت میں سیکرٹری مقرر نہ ہو تو امیر وصدر کو چاہئے کہ انتخاب کر کے سیکرٹری کی منظوری حاصل کریں اور باقاعدگی سے کام کرنے کی ہدایت فرما دیں۔ واضح ہو کہ اصلاح وارشاد کا کام مقصود بالذات کام ہے اور اس عہدہ کے سیکرٹری کو نہایت مستعدی سے کام لینا چاہئے اور باقاعدگی سے رپورٹ نظارت ہذا کو بھیجنی چاہئے۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد)

درخواست دعا

الیف۔ اے اور ایف ایس سی کا نتیجہ ۲۸ جولائی ۱۹۷۱ء کو نکل رہا ہے۔ تمام احباب سے اور خصوصاً بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ جملہ احمدی طلباء کی محنتوں اور کوششوں میں برکت دے اور سب کو کامیاب کرے۔ آمین (عطاء المجیب راشد ربوہ)

وفات مسیح کے متعلق چند آراء

(از مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم راچی منقول از بدر قادیان)

(۲)

مولانا اشرف علی صاحب تھانوی

مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کسی تعارف کے محتاج نہیں آپ اپنے دیباچہ تفسیر القرآن میں ایک پادری کا تذکرہ فرماتے ہیں جو متعدد پادریوں کے ساتھ قسمیں کھا کر انگلینڈ سے ہندوستان آئے تھے کہ پورے ہندوستان کو عیسائیت میں داخل کر لیا جائے۔ اس کے بعد لکھتے ہیں :-

"مگر حضرت عیسےٰ کے آسمان پر بجسم خاکی زندہ موجود ہونے اور دوسرے انبیاء کے زمین میں مدفون ہونے کا حملہ عوام کے لئے اس کے خیال میں کارگر ثابت ہوا۔ تب مولوی غلام احمد صاحب قادیانی کھڑے ہو گئے اور پادری اور اس کی جماعت سے کہا کہ عیسےٰ جس کا تم نام لیتے ہو دوسرے انسانوں کی طرح فوت ہو چکے ہیں اور جس عیسےٰ کے آنے کی خبر ہے وہ میں ہوں۔ پس اگر تم سعادت مند ہو تو مجھ کو قبول کر لو۔ اس ترکیب سے اس نے نصرانی کو اس قدر تنگ کیا کہ اس کو پیچھا چھڑانا مشکل ہو گیا اور اس ترکیب سے اس نے ہندوستان سے لے کر ولایت تک پادریوں کو شکست دے دی۔"

(دیباچہ تفسیر القرآن از مولانا اشرف علی صاحب تھانوی صـ۳)

مندرجہ بالا حوالہ جات میں وفات مسیح کا اعتراف اور اس مسئلہ کی اہمیت و ضرورت اور معقولیت کا اظہار اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے رفع جسمانی کی تصریح سے اجتناب کیا گیا ہے۔ البتہ دبی زبان میں۔ لیکن اب دن بدن یہ مسئلہ زیادہ واضح ہو رہا ہے۔ بعض علماء نے اپنی تحریرات میں بھی واضح الفاظ میں وفات مسیح کا اقرار کر لیا ہے۔ اور یہ ایک خوشکن امر ہے۔ جامع ازہر مصر اور دوسرے عرب ممالک میں بھی وفات مسیح کے فتاویٰ۔ بعض علماء نے دئے ہیں۔ بخوف طوالت سردست ہندوستان اور پاکستان کے بعض نامور علماء کی تحریرات پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

مولانا غلام احمد پرویز

مولانا موصوف رسالہ طلوع اسلام کے ایڈیٹر ہیں آپ نے حال ہی میں ایک تصنیف "شعلہ مستور" میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی طبعی وفات اور صلیبی موت سے نجات پر ایک طویل بحث پیش کی ہے۔ اور اس میں اکثر انہی دلائل کو دہرایا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائے تھے۔ اس بحث کے آخر میں خلاصۃً مولانا تحریر فرماتے ہیں کہ :-

"وفات :- تصریحات بالا سے یہ حقیقت سامنے آ گئی کہ قرآن کریم نے کس طرح یہودیوں اور عیسائیوں کے اس خیال اور باطل عقیدہ کی تردید کر دی ہے کہ حضرت مسیح کو صلیب دیا گیا تھا۔ باقی رہا عیسائیوں کا یہ عقیدہ کہ آپ زندہ آسمان پر اٹھائے گئے تھے تو قرآن سے اس کی بھی تائید نہیں ہوتی بلکہ اس میں ایسے شواہد موجود ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ آپ نے دوسرے رسولوں کی طرح اپنی مدت عمر پوری کرنے کے بعد وفات پائی۔ سورہ آل عمران کی جو آیت اوپر درج کی جا چکی ہے۔ اس میں وفات کا ذکر صاف طور پر موجود ہے۔"

(شعلہ مستور صـ۲۲)

مولانا ابوالکلام آزاد

مولانا آزاد مرحوم نے اپنی عمر کے آخری حصہ میں جبکہ آپ ہندوستان کے وزیر تعلیم تھے اور ہندوستانی مسلمانوں پر ایک انقلاب عظیم بھی آ چکا تھا ——— ایک استفسار کے جواب میں بالتصریح وفات مسیح کا اظہار فرما دیا۔ استفسار مع جواب درج ذیل ہے :-

"۱۰/اپریل ۱۹۵۶ء

جناب مولانا ابوالکلام آزاد صاحب مد فیوضکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ

اجی مولانا آپ کی اپنے ہاتھ کی تحریر دیکھے ہوئے مدت ہو گئی آنکھوں کو انتظار نے بیمار کر دیا براہ عنایت ایک کتاب مدلل اور مفصل ایسی لکھ دیں جس کے بعد ہمیں آپ کے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو کسی تردید کی ضرورت پیش نہ آئے کیا معنے یہ مرزائی لوگ آپ کی طرف مختلف مسائل منسوب کرتے رہتے ہیں اور بعض حوالہ جات بھی دیتے رہتے ہیں مثلاً تذکرہ وکیل وغیرہ کبھی کہتے ہیں مولانا وفات مسیح کے قائل ہیں کبھی کہتے ہیں مولانا نے مرزا صاحب کی تعریف کر دی ہے براہ کرم ایسی فیصلہ کن کتاب لکھ دیں کہ پھر ہونے کی جرأت نہ رہے۔ اور اس میں یہ بھی درج فرما دیں کہ اس کے ذریعہ تمام پہلی تحریریں منسوخ ہیں اور پرانے خیالات بھی تاکہ پرانی باتوں کے ذکر کی گنجائش نہ رہے بینوا وتوجروا المکلف (ڈاکٹر) انعام اللہ خاں سالاری پتشر ۱۲۰۱ کوچہ خوشی محمد بلوچستان)

جواب

وفات مسیح کا ذکر خود قرآن میں ہے۔ مرزا صاحب کی تعریف یا برائی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اس لئے کہ ؎

تو بُرا ہے تو بھلا ہو نہیں سکتا اے ذوق
وہ بُرا خود ہے کہ جو تجھ کو بُرا جانتا ہے

(ملفوظات آزاد صـ۱۳۰)

اس تحریر میں مولانا موصوف نے بالتصریح وفات مسیح کا اقرار کیا ہے اور اسے قرآن کریم کی طرف منسوب فرمایا ہے

جناب حکیم محمد یوسف فاضل

محترم حکیم محمد یوسف صاحب فاضل شمسی ایک با اخلاق اور نیک مزاج مسلمان ہیں۔ آپ مولانا آزاد مرحوم کے مداح و معترف اور انجمن اسلامیہ راچی کے ممبر بھی ہیں۔ آپ نے چیلنج تبادلہ خیالات کے بعد اسی سلسلہ میں ایک تحریر دی ہے۔ جو درج ذیل ہے :-

"حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی حیات یا وفات سے دین اسلام میں کوئی کمی یا زیادتی نہیں ہوتی آیات قرآنی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات پر دلالت کرتی ہیں۔ بہت سارے علماء وفات مسیح کے قائل ہیں میں بھی وفات مسیح پر عقیدہ رکھنے والے کو اسلام سے خارج نہیں سمجھتا۔ میرے خیال میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات ہو چکی ہے"

دستخط

(حکیم محمد یوسف
آردی شمسی)

ایک بزرگ خاتون کی وفات

خاکسار کی والدہ محترمہ زمام بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری لعل خاں صاحب مرحوم (ہمشیرہ ڈاکٹر فضل الدین صاحب مرحوم آف یوگنڈا و ڈاکٹر احمد دین صاحب آف مشرقی افریقہ والدہ ملک محمد شریف صاحب سابق مبلغ اٹلی و سپین) جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحابیہ . . . . تھیں۔ حضرت مسیح موعود کے دست مبارک پر ۱۹۰۳ء میں بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی تھی۔ بقضائے الٰہی مورخہ ۲۱/۱۹ بروز بدھ دو بجے بعد دوپہر وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عمر ۹۰ سال تھی۔ پسماندگان میں کم و بیش پچاس لڑکے۔ پوتے پوتیاں۔ نواسیاں وغیرہ شامل ہیں۔

احباب کرام خصوصاً صحابہ حضرت مسیح موعود و درویشان قادیان کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو بلند درجات عطا فرمائے اور اولاد کو نیک اور صالح بنائے۔ دین و دنیا میں کامیاب کرے۔ آمین

(محمد شفیع سلیم سرگودہا حال مقیم کھاریاں ضلع گجرات)

اطاعت

انصار اللہ

"اسلام کا ہرگز یہ اصول نہیں ہے۔ کہ مسلمانوں کی قوم جس سلطنت کے ماتحت رہ کر احسان اٹھاوے اس کے ظل حمایت میں بہ امن و آسائش رہ کر اپنا رزق مقسوم کھاوے۔ اس کے انعامات متواترہ سے پرورش پاوے۔ پھر اسی پر عقرب کی طرح نیش چلاوے۔ اور اس کے سلوک اور مروت کا ایک ذرہ شکر نہ بجالاوے۔ بلکہ ہمارے خداوند کریم نے اپنے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے یہی تعلیم دی ہے۔ کہ ہم نیکی کا معاوضہ بہت زیادہ نیکی کے ساتھ ادا کریں اور منعم کا شکر بجا لاویں۔ اور جب کبھی ہم کو موقعہ ملے تو ایسی گورنمنٹ سے بدلی صدق کامل ہمدردی سے پیش آویں اور بطیب خاطر معروف اور واضح طور پر اطاعت اختیار دیں۔" (شہادۃ القرآن حاشیہ صـ۹۲) (قائد تربیت انصار اللہ)

فضل عمر جونیر ماڈل سکول کی عمارت کیلئے چندہ کی اپیل

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ پر اس وقت سب سے بڑا بوجھ فضل عمر جونیر ماڈل سکول کا ہے۔ اس سکول کی عمارت کے لئے زمین خرید لی گئی ہے اور قیمت بھی ادا کر دی گئی ہے۔ اب اس سکول کی عمارت بنانے کا سوال ہے۔ اس عمارت کے لئے گزشتہ سال سے چندہ کی تحریک جاری ہے۔

اس سال ہم نے تیس ہزار کی رقم جمع کرنی تھی۔ لجنہ اماء اللہ کے مالی سال پر نو ماہ گذر چکے ہیں مگر صرف پانچ ہزار کے قریب چندہ جمع ہوا ہے۔ اس سکول کی عمارت اس وقت تک شروع نہیں کی جا سکتی جب تک پچاس ساٹھ ہزار چندہ جمع نہ ہو جائے۔

تمام لجنات کو چاہیئے کہ وہ اپنی پرانی روایات کو قائم رکھتے ہوئے اس چندہ کی وصولی کی طرف توجہ کریں۔ اور بہت جلد اتنی رقم جمع کر دیں تا کہ عمارت شروع کر دی جائے۔ کسی ایک کام کو سالوں نہیں لٹکانا چاہیئے۔

ہمارا یہ بھی فیصلہ ہے کہ جو بہن یا بھائی ایک سال کے اندر اندر ڈیڑھ صد کی رقم سکول کے لئے دیں۔ ان کا نام عمارت پر کندہ کیا جائے گا۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

جماعت احمدیہ کی اہم ذمہ داری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:۔

(۱) "اپنی حالت میں تبدیلی پیدا کرو اور اپنے فرائض کو سمجھنے اور انہیں ادا کرنے کی کوشش کرو۔ تحریک وقف جدید لوگوں کو اسلام کی حقیقی تعلیم سے روشناس کرنے اور ان میں ایک نئی زندگی اور بیداری پیدا کرنے کے لئے جاری کی گئی ہے"

(خطبہ جمعہ الفضل ۱۰/۵۸)

(۲) "اس زمانہ میں اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کی تڑپ سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل میں پیدا ہوئی۔ دعا کرو کہ آپ کی یہ تڑپ ہمارے ذریعہ پوری ہو تا قیامت کے روز اسلام کی فتح کا جھنڈا ہم آپ کے آگے ڈال سکیں اور آپ یہ جھنڈا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں ڈالتے ہوئے یہ کہہ سکیں کہ اے میرے آقا در اصل یہ تیری ہی فتح کا جھنڈا ہے"۔

(خطبہ جمعہ الفضل ۲۰/۵/۵۸)

دوستو حضور کے خطبات کو پڑھو اور سوچو کہ تحریک وقف جدید کے ذریعہ حضور نے کتنی اہم ذمہ داری جماعت پر ڈالی ہے۔ اشاعت اسلام کے لئے کس قدر قربانیوں کی ضرورت ہے اور اس آڑے وقت میں آپ سے سلسلہ مالی قربانی کس حد تک چاہتا ہے آگے بڑھو اور خدمت دین کے لئے اپنے وعدوں کو پورا کرو۔ اللہ تعالے آپ کو ہمت عطا کرے۔ آمین

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

نظارت تعلیم کی طرف سے اطلاعات

۱۔ داخلہ انجینئرنگ کالج پشاور یونیورسٹی

پراسپکٹس ۶۲-۱۹۶۱ء و فارم درخواست بی ای ڈگری کورس سول الیکٹریکل و مکینکل انجینئرنگ۔ مقامی طور پر ایک روپیہ میں اور بذریعہ ڈاک ۷۵/۱ میں۔ داخلہ قابلیت کے معیار پر۔ درخواست معہ فیس داخلہ ۸/- روپے ۱۰/۶/۶۱ تک شرط۔ ایف ایس سی (نان میڈیکل)

۲۔ داخلہ لیڈی میکلیگن ٹریننگ کالج لاہور

بی ایڈ و سی ٹی کلاس میں داخلے کے لئے درخواستیں ۱۵/۶/۶۱ تک۔ فارم دفتر کالج۔ پراسپکٹس مینیجر ڈیسٹ پاکستان گورنمنٹ بک ڈپو لاہور سے ۳۱/۱ روپیہ + ۴۴ پیسے محصول ڈاک بذریعہ منی آرڈر ارسال کر کے۔

شرائط برائے بی ایڈ۔ ایم اے۔ ایم ایس سی۔ بی اے۔ بی ایس سی۔ برائے سی ٹی۔ ایف اے ایف ایس سی۔

(پ۔ ٹ۔ ۲۱/۵/۶۱)

۳۔ داخلہ گورنمنٹ کالج آف کامرس اینڈ اکنامکس کچہری روڈ کراچی

آغاز داخلہ ایف ای (آئی کام۔ آئی کام۔ بی کام پارٹ ون و ٹو (سہ سالہ کورس) کلاسز ۲/۶/۶۱ بی کام میں اختیاری مضامین ایڈوانسڈ اکاؤنٹنسی۔ بزنس ایڈمنسٹریشن۔ انشورنس بیمہ و بینکنگ فارم درخواست و دیگر کوائف دفتر کالج سے ۲۰/۵/۶۱ کے بعد۔ (پ۔ پ ۲۱/۵/۶۱)

۵۔ داخلہ آنرس کورسز کراچی یونیورسٹی

شرائط: تعلیمی قابلیت۔ قوت بیان۔ سیکنڈ کلاس مضمون متعلقہ

پروگرام داخلہ: تعلیمی رغبت کا ٹسٹ متعلقہ ڈیپارٹمنٹ میں ۷/۶/۶۱ کو۔ انٹرویو ۱۰/۶/۶۱ تا ۱۲۔ فائینل لسٹ ۱۵/۶/۶۱۔ ادائیگی واجبات ۱۵/۶/۶۱۔ آغاز تعلیم آنرس کلاسز ۲۱/۶/۶۱ دیگر کلاسز ۱۶/۶/۶۱ فارم درخواست ۱/۶/۶۱ سے دستیاب۔ آخری تاریخ برائے درخواست ۵/۶/۶۱ (پ۔ ٹ ۲۱/۵/۶۱)

وصولی چندہ وقف جدید سال چہارم

مندرجہ ذیل احباب کرام نے اپنا چندہ ارسال فرمایا ہے۔ جزاھم اللہ تعالے احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

- ماسٹر محمد حیات صاحب ادرحمہ ضلع سرگودھا ۰-۰-۶
- خوشی محمد صاحب چک ۹۶/۹ ر ۲ منٹگمری ۰-۰-۶
- مبارک احمد صاحب تاجر کتب بھیرہ ۰-۰-۵
- مولوی بشارت احمد صاحب بنڈی بھٹیاں ۰-۰-۸
- محمود احمد صاحب ۱۱-ایل منٹگمری ۰-۰-۶
- ڈاکٹر نذیر احمد صاحب چک ۲۸ گجرات ۰-۰-۳
- حسن محمد صاحب " ۰-۰-۳
- فتح محمد صاحب " ۰-۰-۳
- قاضی عبدالحمید صاحب ٹھٹھہ منڈرانہ ضلع جھنگ ۰-۰-۳
- میاں سلطان محمد صاحب کلر کہار جہلم ۰-۰-۶
- محمد عبدالسبحان صاحب رنگ پور مشرقی پاکستان ۰-۰-۶
- ایم اے رشید صاحب ڈھاکہ ۵۰-۲۴
- محمد بوٹا صاحب چوہڑکانہ ضلع شیخوپورہ ۱۲-۶
- بشیر احمد صاحب ۱۴۳/۱ سرگودھا ۶-۶
- شیخ منیر الدین احمد صاحب سکھر ۰-۰-۱۰
- اہلیہ صاحبہ " ۰-۰-۵
- راجہ فخر الدین صاحب " ۰-۰-۸
- محمود احمد صاحب ۰-۰-۵
- سید محمد احمد صاحب دار الرحمت غربی ربوہ ۳
- چوہدری عبدالرحمن صاحب جمال پور دریاخاں مری ۲۵-۱۶۳
- میاں امام الدین صاحب الٰہی پارک لاہور ۷۵-۶
- شریف احمد صاحب الٰہی پارک لاہور ۷۵-۶
- اہلیہ صاحبہ " " ۲۵-۶
- حنیف احمد صاحب پسر " " ۵۰-۶
- حکیم عبدالرحیم صاحب " ۰-۰-۷
- شیخ عبدالرحیم صاحب " ۰-۰-۱۰
- محمد شریف صاحب " ۰-۰-۸
- منیر احمد صاحب " ۵۰-۶
- شیخ محمد بشیر صاحب " ۰-۰-۶۴
- حکیم محمد الدین صاحب " ۰-۰-۷
- اہلیہ صاحبہ " " ۰-۰-۶
- حکیم محمد جمیل صاحب " ۰-۰-۱۰
- اہلیہ صاحبہ " ۰-۰-۶
- ملک افتخار احمد صاحب " ۰-۰-۷
- سید عبدالغنی شاہ صاحب فیکٹری ایریا ربوہ ۰-۰-۲۰
- محمد شریف صاحب پٹھان محمد آباد اسٹیٹ ۶۲-۶
- ڈاکٹر احتشام الحق صاحب " ۰-۰-۱۲
- ماسٹر اللہ دتا صاحب " ۰-۰-۶
- منشی برکت اللہ صاحب " ۷۵-۶
- منشی ثناء اللہ صاحب " ۹۴-۶
- چوہدری غلام احمد صاحب بسرا " ۲۵-۶

درخواست دعا: میری چھوٹی ہمشیرہ تشویشناک طور پر بیمار ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔ والسید اعجاز احمد شاہ انسپکٹر بیت المال حلقہ لائلپور)

ولادت

اللہ تعالے نے اپنے فضل وکرم سے میرے لڑکے عزیز بشیر الدین احمد کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے نے ازراہ شفقت سفیر الدین نام تجویز فرمایا ہے۔ صحابہ کرام اور درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو نیک صالح اور خادم دین بنائے۔ اور عمر دراز بخشے۔ آمین۔

(چراغ الدین انچارج مربی پشاور)

درخواست دعا

مکرمہ بیگم صاحبہ۔ محترم شیخ محمود الحسن صاحب۔ جو حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کی صاحبزادی ہیں۔ تحریک جدید کو ۲۵/- روپے صدقہ ارسال فرماتے ہوئے حضرت سیٹھ صاحب موصوف جو بہت ضعیف ہو چکے ہیں اور اپنی دو ہمشیرگان جو بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں کے لئے احباب جماعت سے دعا کی خواہشمند ہیں۔ قارئین کرام ان کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ آپ کے گرامی نامہ میں جو امر حضرت سیٹھ صاحب کے متعلق مرقوم ہے وہ احباب کی اطلاع کے لئے درج ذیل ہے "میرے پیارے والد محترم حضرت سیٹھ صاحب قبلہ کی طرف سے مجھ کو اطلاع ملی ہے کہ خدا کے فضل وکرم سے بخیریت ہیں اپنی ضعیفی وکمزوری کے باوجود آہستہ آہستہ مسجد میں تہجد اور نمازوں کے لئے تشریف لے جاتے ہیں۔ الحمد للہ۔ [illegible]"

وی پی بھجوائے جا رہے ہیں

مندرجہ ذیل احباب کی قیمت اخبار ماہ اگست میں ختم ہو رہی ہے اور ان کو وی پی کئے جا رہے ہیں براہ کرم وصول فرما کر مشکور فرمائیں۔
نیز جن احباب کو ان کے ارشاد پر وی پی نہیں کئے جا رہے وہ بھی ازراہ کرم بذریعہ منی آرڈر جلد از جلد رقم ارسال فرمائیں تاکہ اخبار جاری رکھا جا سکے۔ (مینجر الفضل)

خریداری نمبر ـ نام	تاریخ
۴۶ - مکرم سیکرٹری صاحب اودھمہ ضلع سرگودھا	۱۰ ۸/۶۱
۱۷۵۷ - ایس ایم حلیف صاحب S.D.O ڈیرہ غازیخان	۱۱ ۸/۶۱
۱۷۶۳۰ - ملک میران بخش صاحب چک بیلی خان ضلع اٹک	۱۱ ۸/۶۱
۲۱۴۳ - بیگم شاہ نواز صاحب ڈرگ روڈ کراچی	۱۰ ۸/۶۱
۲۳۸۱ - مرزا مشتاق احمد صاحب ناصر کراچی ۲۹	۱۰ ۸/۶۱
۱۷۲۵ - چوہدری رحمت اللہ صاحب دانہ ضلع ہزارہ	۱۲ ۸/۶۱
۱۹۸۸ ملک بشیر احمد صاحب (لاڈ دخیل)	//
۳۱۸۴ - چوہدری محمد اکرم صاحب اکاؤنٹنٹ سرگودھا	۱۰ ۸/۶۱
۳۴۹۹ - مرزا مبارک احمد صاحب حیدرآباد سندھ	۱۱ ۸/۶۱
۳۸۷۲ - محترمہ جہاں آراء منصور بیگم منصور عالم صاحب مری ہلز	۱۰ ۸/۶۱
۳۸۷۳ - چوہدری بشیر احمد صاحب جاکھے چیچہ ضلع گوجرانوالہ	۱۲ ۸/۶۱
۳۹۶۹ - ملک نذیر احمد صاحب احمدی متصل احمدیہ مسجد چکوال	۱۰ ۸/۶۱
۲۹۶ - محمد اسحٰق و محمد دین صاحب نواب شاہ	۱۴ ۸/۶۱
۷۶۳ - این یو صدیقی F.۸۷ کراچی نمبر ۳	۱۳ ۸/۶۱
۹۴۸ - عبدالرشید صاحب ارشد رحیم یارخان بہاولپور	۱۳ ۸/۶۱
۱۳۸۲ - چوہدری نور دین صاحب ایم اے ملتان شہر	۱۴ ۸/۶۱
۳۲۰ چوہدری محمد عبداللہ صاحب باجوہ ظفروال ضلع سیالکوٹ	//
۱۱۶ - خدا بخش صاحب گھیٹ پورہ ضلع لائلپور	۱۵ ۸/۶۱
۲۱۵۰ - مس بشریٰ ملک صاحبہ چیتراں	۱۴ ۸/۶۱
۱۹۵۵۳ - ڈاکٹر محمد شاہ خاور صاحب انصاری ناظم آباد کراچی	۱۵ ۸/۶۱
۲۵۶۰ - منشی برکت علی صاحب احمدی سرائے عالمگیر	۱۵ ۸/۶۱
۲۶۴۷ - چوہدری سلطان محمد صاحب چک ۲۹ R-B ضلع سرگودھا	۱۶ ۸/۶۱
۳۴۴۰ - مہر اللہ صاحب ریلوے سٹیشن کوڑکی	۱۹ ۸/۶۱
۳۵۰۳ - میاں محمد عمر صاحب P.S.O ملتان شہر	۱۴ ۸/۶۱
۳۷۶۲ - ڈاکٹر ناصر احمد صاحب محمد چک ۲۸۵ E-B ضلع منٹگمری	۱۴ ۸/۶۱
۳۷۶۳ - محمد رمضان صاحب شاہ لطیف حیدرآباد	۱۴ ۸/۶۱
۳۷۶۵ - مولوی عبدالکریم محلہ [illegible] خوشاب	۱۴ ۸/۶۱
۳۸۸۲ - اللہ داد خان صاحب بلوچ ڈیرہ اسمٰعیل خان	۱۵ ۸/۶۱
۳۶۵۱ - عبدالرحمٰن و ناصر احمد صاحبان گوٹھ احمدیہ ضلع تھرپارکر	//
۲۷۲۱ - ملک مظفر خان صاحب بھوبال کلاں ضلع جہلم	۱۵ ۸/۶۱
۳۷۶۸ - چوہدری محمد شفیع صاحب اوزا ضلع سیالکوٹ	۱۶ ۸/۶۱
۳۸۷۰ - قاضی عبدالحمید صاحب احمدی مندرانہ ضلع جھنگ	۱۰ ۷/۶۱
۱۳۶۲ - چوہدری عطاء اللہ صاحب نمبردار چک ۹۰ ضلع سرگودھا	۱۵ ۸/۶۱
۱۳۶۱ - حاجی حسن خان صاحب بلاک ۲۲ ڈیرہ غازیخان	//
۲۰۱۵ - مسجد احمدیہ صدر گوگیرہ ضلع منٹگمری	//
۲۵۲۶ - فضل الرحمٰن شاہ صاحب ٹنڈو محمد خاں ضلع حیدرآباد	۱۸ ۸/۶۱
۲۰۱۷ - پریذیڈنٹ صاحب چک ۷۵ ر-ب ضلع لائلپور	۱۹ ۸/۶۱
۳۵۰۷ - چوہدری عبداللطیف صاحب ۱۰۸ ککوراج ضلع نوابشاہ	۱۷ ۸/۶۱
۳۲۰۸ - محمد خان صاحب لاہور چھاؤنی	۱۸ ۸/۶۱
۱۳۳۳ - چوہدری منصور احمد صاحب داتا آلو مہار ضلع سیالکوٹ	۹ ۸/۶۱
۳۴۹۱ - عطاء اللہ صاحب نوجیاں والی ضلع گجرات	//
۶۴ - منشی رحمت الدین صاحب گکرالی ضلع گجرات	۱۹ ۸/۶۱
۱۲ - منشی سلطان عالم صاحب گوٹریالہ	//
۸۳ - سردار محمد حسین صاحب چک ۳۶ شمالی ضلع سرگودھا	//
۳۱۶ - چوہدری محمد سعید صاحب ۱۴۵ حیدرآباد	۲۰ ۸/۶۱
۲۳۹ - نیاز احمد صاحب پنڈ بگوال ضلع راولپنڈی	۲۰ ۸/۶۱
۲۶۲ - ڈاکٹر محمد الدین صاحب منڈی بھلوال ضلع سرگودھا	//
۲۵۴ - غلام محمد صاحب سعد اللہ پور ضلع گجرات	//
۱۴۱ - عبدالرحمٰن صاحب گوجرخان ضلع راولپنڈی	//

(باقی)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو مفصل تفصیل سے آگاہ فرما دیں۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ ربوہ)

نمبر ۱۶۱۸۵: میں نورجہاں آرا بیگم زوجہ حسن محمد لئیق صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۷ء ساکن ۸۰/۴ ڈرگ کالونی کراچی نمبر ۲۵ ڈاکخانہ و ضلع ایضاً صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ اپریل ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے:-
۱- میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ پندرہ سو روپیہ -/-/۱۵۰۰ روپے۔
۲- میرا زیور بتفصیل ذیل ہے۔
۱- بالیاں طلائی ایک جوڑی وزن ½ تولہ
۲- انگوٹھیاں طلائی دو عدد " ½ تولہ
۳- ٹیکہ طلائی ایک عدد " ½ تولہ
جملہ وزن ½۱ تولہ قیمت -/۸/۱۸۷ روپے
اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا میری کوئی اور آمد ہو تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہو گی۔ اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد بخزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۲۲ اپریل ۱۹۶۱ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔
الامۃ:- نورجہاں آرا بیگم بقلم خود
گواہ شد:- حسن محمد لئیق خاوند موصیہ
گواہ شد:- شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی۔

نمبر ۱۶۱۸۶: میں میاں عبدالمجید نسیم ولد میاں محمد جمیل صاحب مرحوم قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲/۲۸ ڈرگ کالونی کراچی نمبر ۲۵ ڈاکخانہ و ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ اپریل ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں ملازمت کرتا ہوں۔ جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مع الاؤنس مبلغ -/۱۳۶ روپے ملتی ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ⅒ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں تا زیست داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہو گی۔ اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد بخزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ ۲۴ اپریل ۱۹۶۱ء - ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔
العبد:- میاں عبدالمجید نسیم بقلم خود
گواہ شد:- بشیر احمد منیر جنرل سیکرٹری جماعت ڈرگ روڈ کراچی۔
گواہ شد:- شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی۔

درخواست دعا

۱- خاکسار کے چھوٹے بھائی کو دو بارہ ٹائیفائیڈ کا حملہ ہوا ہے۔ میری والدہ صاحبہ کی طبیعت بھی ناساز ہے۔ احباب سلسلہ دونوں کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ احمید اللہ لاہور
(۲) میری بڑی ہمشیرہ اہلیہ بابو عطاء الرحمٰن صاحب قریشی فورٹ منروڈ میں کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت یابی کے لئے احباب دعا فرمائیں۔
خاکسار لطف الرحمٰن ناز
مقیم پشن

متبادل تعمیرات کے لئے بڑی تعداد میں عملے کی ضرورت ہوگی

تربیتی اداروں کا معیار بلند کرنے کے لئے حکومت اقدامات کر رہی ہے

لاہور ۲۶ جولائی ایک اندازے کے مطابق نہری پانی کے معاہدے کے تحت متبادل تعمیرات کے مختلف منصوبوں پر عملدرآمد کے لئے انجینئرنگ کے دو سو چالیس گریجوایٹ، ایک ہزار چار سو ایک ڈپلومہ ہولڈر انجینئر اور ستائیس ہزار ہنرمند کارکنوں اور نگرانوں کی ضرورت ہوگی۔

اتنی تعداد میں عملے کی ضرورت اس وقت ہوگی۔ جب متبادل تعمیرات کا کام پورے زور شور سے شروع کر دیا جائے گا تعمیرات کے منصوبے کے تحت انسٹھ کروڑ سولہ لاکھ مکعب گز مٹی کھودی جائے گی۔ سولہ کروڑ مکعب فٹ کنکریٹ استعمال کی جائے گی۔ دس کروڑ مکعب فٹ اینٹوں سے تعمیرات کا کام ہوگا۔ اور چھپن کروڑ ربع فٹ ہر دن کو پختہ کیا جائے گا۔

انجینئروں اور ہنرمند عملے کی ضرورت پوری کرنے کے لئے حکومت نے انجینئرنگ کالجوں اور سکولوں میں نشستوں کی تعداد پہلے ہی بڑھا دی ہے۔ مغربی پاکستان میں اس وقت تین انجینئرنگ ڈگری کالج، سات ڈپلومہ انجینئرنگ کالج اور ہنرمند کارکنوں کی تربیت کے لئے گیارہ سکول ہیں ان میں سے اکثر کے لئے زیادہ اساتذہ اور سامان مہیا کرکے ان کا معیار بلند کیا جائے گا۔ حکومت نے اس مقصد کے لئے اقدامات شروع کر دئے ہیں۔

آئین سے متعلق سب کمیٹی کا اجلاس

راولپنڈی ۲۶ جولائی آئین سے متعلق صدارتی کابینہ کی سب کمیٹی کا اجلاس وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر کی صدارت میں کل پھر ہوا۔ کمیٹی کا اجلاس ۴ جولائی ۲۷ ستمبر کو دوبارہ منعقد ہوگا توقع ہے کہ کمیٹی ایک مہینہ کے اندر اپنا کام ختم کرے گی۔ اور اس اثناء میں اسکے اجلاس قریب قریب ہر روز ہوں گے۔

~~~~~

ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۲۶ جولائی ۶۱ء کے صفحہ ۲ پر حضور ایدہ اللہ کا جو خطبہ جمعہ چھپا ہے اسکے پہلے کالم میں ایک فقرہ غلط شائع ہوگیا ہے۔ اصل فقرہ یوں ہے:-

"جو شخص یہ خیال کرتا ہے کہ دنیا میں کوئی شخص ایسا بھی ہے جس پر رنج کا زمانہ نہیں آتا۔۔۔۔ تو وہ احمقوں کی جنت میں بسنے والا انسان ہے۔"

احباب تصحیح فرمالیں۔

درخواستِ دعا

خاکسار کا بچہ نفیس احمد کچھ دنوں سے بعارضہ دل و بخار بیمار ہے گو اب بخار سے تو آرام ہے لیکن کمزوری بہت ہوگئی ہے۔ دل کے مرض کا علاج ہو رہا ہے۔ نیز خاکسار ۱۹ جولائی کو اخبار تقسیم کرنے کے بعد گھر آ رہا تھا تو پیچھے سے کار نے اپنی لپیٹ میں لے لیا کمر میں اور ٹانگوں میں چوٹ آگئی اسکی وجہ سے بخار بھی ہے۔ احباب خاکسار کے لئے اور خاکسار کے بچہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

(خاکسار رشید محمد سعید سلیم۔ دار التجلید لاہور)

ضروری اعلان

ٹاؤن کمیٹی ربوہ سے متعلقہ کام کے سلسلہ میں جن احباب نے خاکسار سے ملاقات کرنی ہو وہ نماز عصر، نماز مغرب یا نماز عشاء کے معاً بعد مسجد دار الرحمت غربی میں خاکسار سے مل لیا کریں۔ دوسرے اوقات میں ملاقات کرنے سے خاکسار بوجہ مصروفیت دنیا سازی طبع معذور ہے۔ عام حالات میں احباب کو اپنے کام دفتر کی وساطت سے ہی کروانے چاہئیں۔ خاکسار

بشارت الرحمٰن ایم۔ اے

چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ

اشیا کی تھرو بکنگ

ریل اور سمندر کے راستے سے

پاکستان کے دونوں حصوں کے مابین ریل اور سمندر کے راستہ اشیاء کی تھرو بکنگ کا سکیم کو چھوٹی اشیاء کی کھیپوں کی بکنگ شامل کرنے کی غرض سے مزید وسعت دی گئی ہے موجودہ فہرست میں مزید سٹیشنوں اور اشیاء کا اضافہ کیا گیا ہے۔ یہ انتظامات یکم اگست ۱۹۶۱ء سے نافذ العمل ہوں گے۔

اس ٹریفک میں کھلنے والے تمام سٹیشنوں اور بک کی جانے والی تمام اشیاء کی فہرست حسب ذیل ہے:

(۱) سٹیشن

ا:۔ پاکستان ویسٹرن ریلوے:۔ بہاولپور۔ حیدرآباد۔ خانپور۔ لاہور۔ لائلپور۔ ملتان شہر مردان۔ میرپور خاص۔ اوکاڑہ۔ پشاور کینٹ۔ کوئٹہ۔ رحیم یار خاں۔ راولپنڈی۔ سرگودھا سیالکوٹ۔ ہارون آباد اور صادق آباد۔

ب:۔ پاکستان ایسٹرن ریلوے:۔ بوگرہ۔ چاندپور۔ چوموہانی۔ ڈھاکہ۔ دیناج پور۔ جیسور۔ میمن سنگھ۔ نرائن گنج۔ راج شاہی۔ رنگ پور۔ سانتاہار۔ سلہٹ۔ کومیلا۔ شائستہ گنج۔ کھلنا کشتیا۔ ایشرڈی بھارب بازار۔ سید پور اور فرید پور۔

(۲) اشیاء

ا:۔ مغربی پاکستان سے:۔ بوٹ۔ جوتے۔ کھیلوں کے سامان اور جراحی کے آلات۔ ادویات۔ سرسوں کا تیل۔ ویجی ٹیبل آئل اور گھی۔ خشک میوہ جات۔ کاٹن یارن۔ سوتی مصنوعات۔ گرم مصالحہ تمباکو۔ سنگ مرمر اور سنگ کے CHIPS۔ لبریکنٹس۔ آہنی اوزار (بشمول دستی اوزار چھوٹے کارخانوں کے آلات) بجلی کی اشیاء۔ بیگمز (؟) کے لئے رنگ۔ دودھ سے تیار شدہ اشیاء گلوکوز اور بلیچنگ پاؤڈر۔

ب:۔ مشرقی پاکستان سے:۔ دیا سلائیاں۔ دالیں۔ چھالیہ۔ کاغذ اور جوٹ کی مصنوعات۔ ہلدی۔ ادویات۔ تمباکو۔ مویشیوں کی کھالیں اور چمڑہ۔ کاٹن پیس گڈز اور لال مرچ (خشک)

"چھوٹی اشیاء" کی بکنگ:۔ درج بالا تمام اشیاء، ماسوا تیل سرسوں، ویجی ٹیبل آئل اور گھی کے "چھوٹی اشیاء" کے زمرے میں یکم اگست ۱۹۶۱ء سے قبول کی جائیں گی۔ اس سکیم کے تحت چھوٹی کھیپوں کے کم از کم اوزان اور حجم جو ریل اور سمندر کے راستہ لائی اور لے جائی جائیں گی ۲۰ سیر اور ۱۰ مکعب فٹ علی الترتیب ہوں گے۔

مزید تفصیلات و حوالہ جات کے لئے متعلقہ سٹیشن ماسٹروں کی طرف رجوع کیا جانا چاہیئے۔

(ایس۔ اے۔ ایچ۔ بخاری)
ٹی۔ پی۔ سی
چیف کمرشل مینجر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
~~~~~